روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۱۴۴۹

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۲۹ اتوار - یکم محرم - ۱۴۱۵ھ '۱۲- احسان ۱۳۷۳ ہش' ۱۲- جون ۱۹۹۴ء

دعا مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے

دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو (دین حق) نے سکھائی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ تو ہر ایک قوم کا دعویٰ ہے کہ بہتیرے ہم میں سے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔ مگر ثبوت طلب یہ بات ہے کہ خدا تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے یا نہیں؟ اور خدا تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ پہلے تو ان دلوں سے پردہ اٹھا دے، جس پردہ کی وجہ سے اچھی طرح انسان خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں رکھتا اور ایک دھندلی سی اور تاریک معرفت کے ساتھ اس کے وجود کا قائل ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات امتحان کے وقت اس کے وجود سے ہی انکار کر بیٹھتا ہے اور یہ پردہ اٹھایا جانا بجز مکالمہ الٰہیہ کے اور کسی صورت میں میسر نہیں آ سکتا۔ پس انسان حقیقی معرفت کے چشمہ میں اس دن غوطہ مارتا ہے۔ جس دن خدا تعالیٰ اس کو مخاطب کر کے انا الموجود کی اس کو خود بشارت دیتا ہے۔ تب انسان کی معرفت صرف اپنے قیاسی ڈھکوسلہ یا محض منقولی خیالات تک محدود نہیں رہتی، بلکہ خدا تعالیٰ سے ایسا قریب ہو جاتا ہے کہ گویا اس کو دیکھتا ہے اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اسی دن اس کو نصیب ہوتا ہے کہ جب اللہ جل شانہ اپنے وجود سے آپ خبر دیتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص ۳۹۱-۳۹۲)

الٰہی فضلوں کے حصول کیلئے اپنی بے مائیگی اور نیستی کا احساس پیدا کرنا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمتیں تو اس کی ساری ہی مخلوق پر نازل ہوتی ہیں۔ لیکن جب یہ رحمتیں اور برکتیں رب اور رحمان کی صفت کے جلوؤں کے ماتحت نازل ہوتی ہیں تو انسان کے علاوہ جن پر وہ نازل ہوتی ہیں ان پر یہ ذمہ داری نہیں ہوتی کہ وہ اپنے اختیار اور مرضی سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اس کی طرف اور بھی زیادہ جھکیں وہ تو مجبور ہیں لیکن انسان جب اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے جلوے دیکھتا ہے اور اسے اپنی حقیر اور بے مایہ کوششوں کے ثمرات ملتے ہیں تو اس وقت اس کے لئے رحیمیت کے دامن کو پکڑنا اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے لیکن ان انسانوں میں سے جو خدا کے لئے اپنی زندگی کے دن گزارنے والے ہوتے ہیں۔ ایک گروہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کو دیکھتا ہے تو اس کے دل میں تکبر اور غرور پیدا ہو جاتا ہے اور وہ ... سمجھنے لگتا ہے کہ شاید رحیمیت کے دست قدرت نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے یہ کامیابیاں نہیں دیں بلکہ میں نے جو حاصل کیا ہے اپنی تدبیر اور اپنی عقل اور اپنے ذرائع اور اپنی کوشش اور اپنی طاقت سے حاصل کیا ہے۔ (اللہ تعالیٰ ایسے خیال سے محفوظ رکھے) مگر جو لوگ خدا کے سچے عاشق ہوتے ہیں۔ ان پر جب رحیمیت کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں اور اس دنیا کی نعمتیں اور عزتیں بھی انہیں دی جاتی ہیں تو ان کے دلوں میں اور ان کی روح کے گوشے گوشے میں بے مائیگی اور نیستی کا احساس اور بھی شدت اختیار کر جاتا ہے۔ یہ احساس بے مائیگی اور نیستی ایک (صاحب ایمان) کی جان اور اللہ کے عشق کی روح ہے۔ یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ اس کے فضلوں اور رحمتوں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔

باقی صفحہ ۷ پر

نمایاں کامیابی

○ عزیز مکرم احمد محمود قریشی صاحب ابن مکرم محمد رشید قریشی صاحب نے ایف۔ سی کالج لاہور سے ایم۔ ایس۔ سی ریاضی میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور کالج کے گولڈن جوبلی کانووکیشن منعقدہ ۸۔ مئی ۹۴ء کے موقعہ پر جناب وزیر اعلیٰ صاحب پنجاب سے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ نیز اس کے ساتھ تعریفی اسناد بھی ملیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی یہ کامیابی دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت کرے اور آئندہ بھی مزید کامیابیوں سے نوازے۔

عزیز مکرم احمد محمود صاحب مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی (وفات یافتہ) پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کے پوتے ہیں۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب وڑائچ ۱۰۔ جون سے برین ہیمرج کے سبب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔
اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفا عطا فرمائے۔

○ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم اللہ دتہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ گردے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور لاہور پنجاب میڈیکل سنٹر میں داخل ہیں۔
احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت انسٹرکٹر

○ ٹائپنگ / شارٹ ہینڈ سکھانے کے ایک خدمتی ادارے کے لئے ایک کل وقتی مخلص احمدی انسٹرکٹر کی ضرورت ہے جو ٹائپنگ کے علاوہ شارٹ ہینڈ بھی جانتا ہو۔ اسے معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔

(سید قاسم محمود)

رابطہ کے لئے :-
سید طاہر محمود ماجد ایوان محمود ربوہ
فون نمبر 21234

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۲- احسان ۱۳۷۳ ھش ۱۲- جون ۱۹۹۴ء

دین اور دنیا کا سنگم

اگر یہ کہا جائے کہ یہ دین ہے اور وہ دنیا- اور یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں اور ان کا اتصال کسی طرح بھی ممکن نہیں- دنیا دنیا رہتی ہے اور دین دین- تو انسان ایک ایسے مخمصے میں پھنس جائے جس کا کوئی علاج نہیں- دین کی طرف جائے تو دنیا ہاتھ سے جاتی ہے اور دنیا کی طرف جائے تو دین ہاتھ سے جاتا ہے- حالانکہ ہیں دونوں ضروری- اسی لئے کہا جاتا ہے دین کو دنیا میں اور دنیا کو دین میں مدغم کر دیا جائے- دین کی ہر بات اس طرح کی جائے کہ دنیا اس سے فائدہ اٹھائے اور دنیا کی ہر بات اس طرح کی جائے کہ اس سے دین مترشح ہو-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ نہ دنیا ہاتھ سے چھوڑو نہ دین- دنیا میں رہو- اس کے کاروبار میں حصہ لو لیکن اس طرح دین پر زد نہ پڑے- دنیا دین سے غافل نہ کر دے لیکن اس کا ہر عمل دین کی توجہ دلائے اور خدا تعالیٰ سے قرب کا باعث بنے- اگر دنیا اور دنیا کی چیزوں سے محبت- محبت الٰہی کی طرف لے جائے اور انسان یہ محسوس کرنے لگے کہ اسے خدا کا قرب حاصل ہو رہا ہے تو ہمیں جان لینا چاہئے کہ ہماری دنیا سے محبت بھی ہمارے لئے ایک سعادت ہے-

اگر انسان یہ سمجھ لے کہ دنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بنائی ہے اور وہ اس کی خدمت پر مامور ہے تو ہر چیز کا استعمال خدا کی یاد دلائے گا اور اس کی حمد کے ترانے گانے کو جی چاہے گا- یہی حمد کے ترانے انسان کو خدا کا مقرب بناتے ہیں- گویا دنیا بھی مل گئی اور دین بھی مل گیا-

اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور انسانوں سے ہمدردی پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے- کہ دونوں باتیں ساتھ ساتھ چل سکتی ہیں- اور ساتھ ساتھ چلنی چاہئیں- اللہ تعالیٰ کی اطاعت انسان کو انسانوں سے محبت کرنا سکھاتی ہے اور یہ محبت ان کی خدمت پر منتج ہوتی ہے- ہر انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو انسانوں سے بھی محبت کے سوتے دل میں ضرور پھوٹیں گے- اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو اپنے عیال کہا ہے یہ بات بھی انسانوں سے محبت اور ان کی خدمت کی طرف توجہ دلاتی ہے-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ بارہا فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ دنیا چھوڑ کر بیٹھ جاؤ- بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ دنیا بھی کماؤ اور خدا کا قرب بھی حاصل کرو- گویا کہ دنیا کو دین کے تابع کر دو- نظر خدا پر رکھو- جو کچھ کرو اس کی اطاعت میں کرو- ایسا کرنے سے دنیا اور دین دونو ایک دوسرے میں مدغم ہو جائیں گے-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد پیش خدمت ہے-

دو چیزوں کے باہم تعلق اور رگڑ سے ایک حرارت پیدا ہوتی ہے اسی طرح پر انسان کی محبت اور دنیا اور دنیا کی چیزوں کی محبت کی رگڑ سے الٰہی محبت جل جاتی ہے اور دل تاریک ہو کر خدا سے دور ہو جاتا اور ہر قسم کی بے قراری کا شکار ہو جاتا ہے- لیکن جبکہ دنیا کی چیزوں سے جو تعلق ہو وہ خدا میں ہو کر ایک تعلق ہو اور ان کی محبت خدا کی محبت میں ہو کر ہو- اس وقت باہمی رگڑ سے غیر اللہ کی محبت جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر دیا جاتا ہے- پھر خدا کی رضا اس کی رضا اور اس کی رضا خدا کی رضا کا منشاء ہو جاتا ہے- اس حالت پر پہنچ کر خدا کی محبت اس کے لئے بمنزلہ جان ہوتی ہے اور جس طرح زندگی کے واسطے لوازم زندگی ہیں- اس کی زندگی کے واسطے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے- دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس کی خوشی اور راحت خدا ہی میں ہوتی ہے- پھر دنیا داروں کے نزدیک اگر اسے کوئی رنج اور کرب پہنچے تو پہنچے لیکن اصل یہی بات ہے کہ اس ہم و غم میں بھی وہ اطمینان اور سکینت سے الٰہی لذت لیتا ہے جو کسی دنیا دار کی نظر میں بڑے سے بڑے فارغ البال کو بھی نصیب نہیں-

دھوپ میں نکلیں تو سر پر تولیہ رکھیں ضرور
موسم گرما کی شدّت سے رہیں کچھ دور دور
مانگئے بارانِ رحمت سارے خطّے کے لئے
تپ رہا ہے آج کل جس طرح تپتے ہیں تنور

ابوالاقبال

توہین بس اتنی ہی سرِ عام بہت ہے
توبہ کے لئے گردشِ ایام بہت ہے

پیمانہ و ساغر کی طلب مجھکو نہیں کچھ
مجھکو تو یہی دُرد تہہٴ جام بہت ہے

انسانوں کی خدمت کا فریضہ تو نباہ لوں
اپنے لئے بس آخری اِک شام بہت ہے

دوڑا چلا آتا ہے مرے ساتھ زمانہ!
روکو نہ ابھی مجھکو- مجھے کام بہت ہے

کم ہیں مجھے یہ دونوں جہاں اُڑنے کی خاطر!
گر بیٹھ رہوں ایک در و بام بہت ہے

جب بھی ملے عظمت سے اسے خوب ہی پایا
کیوں آج زمانے میں وہ بدنام بہت ہے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

انسان کی اصل دولت اس کی خداداد صلاحیتیں ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ایک انسان کی اصل دولت اس کی خداداد صلاحیتیں ہیں- اور ایک قوم کی اصل دولت اس قوم کے افراد کی صلاحیتوں کے مجموعہ کا نام ہے-

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں اپنی صفات کے جلوے رکھے ہیں اور اس کی صفات کے جلوے سب سے زیادہ ہمیں انسانی وجود میں نظر آتے ہیں- اسی لئے انسان کو اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے- ہمیں مختلف قوتیں مختلف اندازوں کے مطابق انسان میں نظر آتی ہیں- اصولی طور پر یہ قوتیں اور استعدادیں چار قسموں کی ہوتی ہیں-

۱- جسمانی ۲- ذہنی ۳- اخلاقی ۴- روحانی- میں آج کی اس گفتگو میں ان سب قوتوں اور استعدادوں کو صلاحیتوں کا نام دونگا-

پس فرد واحد کی دولت اس کی صلاحیتیں ہوتی ہیں اور ہمیں صلاحیتوں کے متعلق یہ نظر آتا ہے کہ وہ بالغ شکل میں انسان میں نہیں پائی جاتیں بلکہ وہ درجہ بدرجہ بڑھتی ہیں اور اس تدریجی نشوونماء میں بہت سے عوامل ان پر اثر انداز ہوتے ہیں- بہرحال اصول یہ ہے کہ انسان کو جو صلاحیت ملتی ہے وہ تدریجی طور پر نشوونما پاتی ہے- مثلاً انسان اپنی کچھ نشوونما ماں کی گود میں اور کچھ نشوونما باپ کی تربیت سے حاصل کرتا ہے اور اس کی کچھ نشوونما اچھے ماحول کے اچھے اثرات سے ہوتی ہے اور اس کی بہت کچھ نشوونما اس کی اپنی کوشش اور جدوجہد پر منحصر ہوتی ہے-

(۱۴ جنوری ۱۹۷۲ء)

حضرت مولانا عبدالرحیم نیر

منقول از الفضل ۲۴ جولائی ۱۹۳۰ء

دکن میں حضرت بانی سلسلہ کا ایک شیدائی

عادل آباد کے جنگلات جو شیروں کے گھر- بوربچوں کے مسکن- ریچھوں کی آرام گاہ اور اپنی ہیبت ناک روایات کے لئے مشہور ہیں- ان کے قریب عادل آباد کی بستی میں ایک بزرگ کی اب بھی آرام گاہ ہے- اس گور مسکین اس مزار غریب کا مکین عاشق احمدی تھا- اور رحمان شاہ کے اسم سے موسوم تھا- رحمان شاہ فقیر اپنے پیچھے ایک ایسی تاریخ چھوڑ گئے ہیں- جو زندہ احمدیوں کے لئے ایک ایمان بڑھانے والی سچی داستان اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے انقلاب پیدا کرنے والی بشارت ہے- میرے دوست سلسلہ کے دیرینہ خادم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں بیعت کرنے والے مخلص دکنیوں میں سے ایک ڈاکٹر سید ظہور الاحمد صاحب نے جو کچھ مجھے بتایا اور فقیر خدا رسیدہ کی نسبت مجھے سنایا- اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

رحمان شاہ کا بچپن فقیر روشن ضمیر رحمان شاہ پنجاب کے کسی گاؤں میں جس کا نام انہوں نے نہیں بتایا ایک ہندو زمیندار کے گھر پیدا ہوئے- بچپن سے طبیعت عبادت کی طرف مائل تھی- گھر میں تمول تھا- لیکن اس بچہ کو فقیری زیادہ پسند تھی- گاؤں کے مولوی صاحب نمازیں پڑھتے تو یہ بچہ غور سے مولوی صاحب کو عبادت کرتے دیکھا کرتا- اور ایک دن متحیر ہو کر پوچھنے لگا- مولوی صاحب آپ یہ کیا کرتے ہیں- مولوی صاحب نے کہا- میرے عزیز میں خدا کی عبادت کرتا ہوں- اس عبادت سے خدا ملتا ہے- ہندو زمیندار کے نیک دل لخت جگر نے عرض کیا- یہ خدا ملنے کا راستہ مجھے بھی سکھاؤ- مولوی صاحب نے عذر کیا- اور کہا کہ تم رئیس بچے ہو- تمہارے باپ کو معلوم ہوا- تو میرا اس جگہ رہنا محال ہو گا- لیکن نو عمر نونہال نے بڑے اطمینان سے کہا- نہیں- آپ کا بال بیکا نہ ہو گا- آپ مجھے نماز سکھا دیجئے- دس برس کی عمر میں ہمارے ہیرو نے نماز سیکھ لی- اور کلمہ پڑھ لیا- مولوی صاحب کو بچانا بھی مقصود تھا- اس لئے یہ فیصلہ کیا کہ اب گھر بار کو ترک کروں- اور فقیر ہو جاؤں- تنہائی میں نماز پڑھوں خدا کو یاد کروں- سچا مؤحد بن کر مولا کا یار ہو جاؤں- ان ارادوں کے ساتھ ایک صبح خاموشی سے ترک وطن کر دیا- اور دشت نوردی اختیار کی-

فقیر سائیں سے ملاقات اس تنہا سفر اور بادہ پیمائی اور تلاش یار میں سرگردانی اور محویت نے کچھ دنوں تک تو کوئی اثر نہ کیا- مگر آخر پیاس و بھوک نے مجبور کر دیا- تاب مقاومت نہ رہی- ایک بستی بھی راستے کے قریب آ گئی- عسر و یسر میں خدا پر بھروسہ کرنے والا فرزند حقیقی فقیر ایک حلوائی کی دوکان پر گیا- اور اپنے دونوں ہاتھوں پر نظر کر کے جو دیکھا- تو سونے کے کڑے اس ضرورت کو رفع کرنے کے لئے ایک سہارا معلوم ہوئے- کانوں سے سونے کی بالیاں اور ہاتھوں سے سونے کے کڑے اتار لئے اور حلوائی کو پیش کر کے کہا بابا یہ لے لو- اور مجھے کچھ کھانے کو دیدو- بنئے کی بن آئی- اور قیمتی زیورات لے کر بچے کو مٹھائی دیدی- فقیر نے پیٹ بھر کے مٹھائی کھائی- نماز پڑھی اور راستہ لیا- چند کوس چلے تھے کہ ایک تکیہ نظر آیا- اس کے دروازے پر پہنچتے ہی ایک فقیر نے سلام کیا- اور کہا بابا اندر آؤ- مرشد بلاتے ہیں-

رئیس زادہ فقیر مرشد کے سامنے لایا گیا- اور بوڑھے عمر رسیدہ مرشد نے کہا- بیٹا آؤ- میں تمہارا ہی منتظر تھا تم آ گئے- اور ہم جائیں گے اور اب اس گدی کو سنبھالو- چند روز مرشد کے پاس قیام کیا ان کی بیعت کی- وہاں رہنا شروع کیا- کہ یکایک ملک الموت نے فقیر سائیں کو آ لیا انہوں نے رحمان شاہ کو اپنا قائم مقام بنا کر داعی اجل کو لبیک کہا- اور اس طرح ہندو زمیندار چھوٹی عمر میں آغوش اسلام میں آ کر ایک طرف مرشد بن گیا- اور دوسری طرف والدین ہر طرف تلاش کر کے مایوس ہو کر یہ سمجھ بیٹھے کہ ان کی آنکھوں کا تارا غائب ہو کر غالباً کسی درندے کی نذر ہو چکا ہے-

دوسری مرتبہ قید سے رہائی رحمان شاہ کچھ عرصہ مرشد بنے رہے اور تکیہ کا انتظام کرتے رہے- اور خدام سے خراج اطاعت وصول کر کے گدی کے فرائض کی ادائیگی میں مصروف رہے- مگر جوں جوں جوانی آئی اس کے ساتھ پرانی آزادی نے پھر عود کیا اور اپنے آپ کو کہا باپ کا گھر خدا سے ملنے کے لئے چھوڑا اور قید سے رہائی پائی اور اب یہ پھر دوسری قید آئی- پس مناسب ہے کہ اس گدی نشینی کو خیر باد کہوں اور صحرا نوردی کرتے ہوئے پھر تنہائی میں مولا کی یاد کروں اور قید کی زنجیروں کو دوبارہ توڑ ڈالوں- یہ عزم کر کے ایک دن فقیروں سے نظر بچا کر رحمان شاہ چل کھڑا ہوا- اور شمال سے جنوب کا راستہ لیا- جن ممالک میں اس کے جد اعلیٰ البری رام جی نے بن باس لیا تھا-

دکن کی سیر دکن میں آ کر برسوں جنگلوں- پہاڑوں کی سیر کی- سادھوؤں‘ سنیاسیوں کے ساتھ رہ کر جڑی بوٹیوں کا علم حاصل کیا- اور طب میں کمال پیدا کر لیا- اور بلدہ حیدر آباد میں وارد ہوئے- فقیر کی بے نیازی‘ پابندی‘ صفائی قلب‘ عبادت گذاری دکن کے امراء پر جو طبعاً فقیر پرست واقع ہوئے ہیں- اثر کئے بغیر نہ رہی- ایک بڑے امیر نے اظہار اخلاص کیا اور اپنے مکان پر رہنے کے لئے مجبور کیا- اور ہر طرح خاطر مدارت سے پیش آنے لگے اور فقیر سائیں کے سامنے اپنے خاندانی تمول کا ایک نقشہ آنا شروع ہوا-

تیسری مرتبہ قید سے رہائی زندگی کے واقعات پر تغیرات سے مملو سفر پر جو سالہا سال میں طے ہوا تھا- اس فقیر نے نظر کی تو دو مرتبہ رہائی کے بعد اپنے آپ کو پھر مقید پایا- اس لئے ایک رات آنکھ بچا کر نکل گئے اور دکن کے جنگوں‘ پہاڑوں‘ وادیوں کی سیر کر کے فقیروں کی سی صابرانہ زندگی بسر کرتے ہوئے اور عبادت الٰہی میں پتے کھا کر قدرتی نہروں کا پانی پی پی کر ایک زمانہ گذار دیا- اور آخرش گوہر مقصود ملنے کا وقت آنے لگا- مختلف اہم واقعات زندگی میں پیش آئے- ایک مرتبہ پھر پنجاب کا سفر کیا- بوڑھی ماں سے ملے اور بھائیوں سے ملاقات ہوئی ان لوگوں نے بھی قید کرنا چاہا- مگر رحمان شاہ ایسے شکار نہ تھے- جنہیں معمولی صیاد اپنے دام میں لا سکتا- پھر دکن میں آ گئے- اور یاد خدا میں مصروف ہوئے-

میر محبوب علی بادشاہ سے ملاقات ہمارا نو مسلم رئیس زادہ سلطنت روحانیت کا بادشاہ تھا- نہ اسے بادشاہوں سے سروکار نہ امراء سے واسطہ نہ دولت کی فکر اور نہ آرام کی خواہش- خدا اسے چڑیا کی خوراک دیتا تھا- اور وہ اسے کھا کر کل کی فکر کے بغیر بن بسیرا کرتا تھا- شاہی شکار گاہ کے خوفناک درندوں کی مہیب آوازوں کے پہنچنے کی جگہ میں فقیر کا ڈیرا تھا- فقیر کے دل میں خواہش ہوئی کہ آج اچھا کھانا کھایئے- ایک طرف منہ اٹھایا اور چل پڑے- تھوڑی دور چلے تھے کہ ایک درخت کے نیچے گرم گرم کھانا اور اس کے ساتھ پانی موجود تھا- جو کسی شخص نے اپنی منت پوری کرنے کے لئے غالباً ابھی ابھی لا کر رکھا تھا- اس کی منت خدا کو قبول ہوئی اور فقیر نے آ کر بیٹھ کر مزے سے کھانا کھایا- کھانا کھا کر پیچھے لوٹنا پسند نہ کیا- اپنا عصا سنبھال کمبل کاندھے پر رکھ اس شان کے ساتھ جو دنیوی تاجداروں کی میسر نہیں- رحمان شاہ خراماں خراماں جنگل میں چل پڑے- کچھ دور نکل جانے پر چند آدمی نظر آئے جو ہاتھ سے فقیر کو ایک طرف ہو جانے کا اشارہ کر رہے تھے- لیکن فقیر نے ان کی مطلق پرواہ نہیں کی اور آگے بڑھتا گیا- اچانک کیا دیکھتا ہے کہ زرق برق لباس پہنے ہوئے چوبداروں اور خدام کے درمیان ایک بااقتدار انسان آ رہا ہے- جس کی صورت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمینی سلطنت کا تاجدار ہے- دکن کا محبوب بادشاہ فقیر دوست میر محبوب علی پیش قدمی کر کے فقیر سے سوال کرتا ہے- اور فقیر اس کا جواب دیتا ہے-

سوال:- کیا تم کو معلوم نہیں کہ میں کون ہوں؟

جواب:- ہاں بابا تو بھی میری طرح خدا کا ایک بندہ ہے-

سوال:- کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ تمام زمین اور یہ تمام سلطنت میری ہے؟

جواب:- بابا معلوم ہے- تیری نہیں- سب خدا کی ہے- فقیر کے ان جوابوں نے بادشاہ پر بے حد اثر کیا- اور فقیر سائیں کو فقیر دوست بادشاہ اپنے خیمہ میں لے آیا- بڑی عزت کی- اور آزمائش کے لئے شراب ناب کا ایک گلاس پیش کر کے کہا کہ شراباً طہوراً ہے- نوش فرمایئے- فقیر نے جواب دیا- بابا شیطان کا مُوت ہے- فقیر نہیں پیتا- اور اس کو پھینک دیا- اس بات نے بادشاہ پر اور اثر کیا- اور حکم شاہی ہوا کہ رحمان شاہ کو خاطر و عزت سے رکھا جائے- لیکن یہ خاطر و عزت فقیر کو پسند نہ تھی کیونکہ یہ پھر ایک نئی قید تھی- فقیر آنکھ بچا کر خیمہ سے بھاگ گیا- اور ایسا بھاگا کہ باوجود شاہی لشکر و خدام کے تلاش کرنے سے کسی کو نہ ملا-

احمدی ڈاکٹر سے ملاقات وقت آ گیا کہ قیس صحراء نوردی کے بعد محمل لیلیٰ کو دیکھے اور محبوب حقیقی کا راستہ بتانے والے محبوب سے ملاقی ہو- جس جگہ آزادی قربان کی جاتی ہے اور جس گُل پر آزاد اڑنے والی بلبل سو جان سے نثار ہو جاتی ہے- وہ وصل کی گھڑیاں رحمان شاہ کو بھی میسر ہوں- چنانچہ وہ شیدائے حسن ازل جنگلوں اور پہاڑوں میں پھرتا ہوا عادل آباد کی بیت میں آ گیا- اور بخار میں مبتلا ہو گیا- ڈاکٹر سید ظہور احمد صاحب احمدی جو عادل آباد کے ڈاکٹر انچارج تھے- بیت میں گئے تو فقیر کو شدید بخار میں مبتلا پایا- ڈاکٹر صاحب دوائی لینے کے لئے ہسپتال میں آئے اور دوائی لے کر واپس گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ فقیر سائیں بیت کے حوض میں غوطے لگا رہا ہے- ڈاکٹر صاحب نے پوچھا- آپ کو تو

باقی صفحہ ۵ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

شام کا اسرائیل سے خفیہ بات چیت سے انکار

شام نے اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر رابن کی وہ تازہ ترین تجویز مسترد کر دی ہے جس میں انہوں نے خفیہ مذاکرات کرنے کو کہا تھا۔ شام نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ کا امن اس بات پر منحصر ہے کہ گولان کی پہاڑیوں سے مکمل طور پر اسرائیلی فوجیں واپس بلالی جائیں۔

اس کے ساتھ ہی مسٹر رابن پر سخت تنقید شروع ہو گئی ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ کے امن مذاکرات کی راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ مذاکرات کا یہ سلسلہ ۱۹۹۱ء میں میڈرڈ میں شروع ہوا تھا امریکہ یہ سلسلہ امریکہ نے شروع کروایا تھا۔

دمشق کے سرکاری اخبار التشرین نے کہا ہے کہ مسٹر رابن نے جو پیشکش کی ہے وہ اشتعال انگیز ہے۔ دمشق خفیہ مذاکرات کو ہمیشہ مسترد کرتا رہے گا۔

اسرائیلی وزیر اعظم کا خیال تھا کہ اگر شام ان کے ساتھ خفیہ مذاکرات کرلے تو دونوں ملکوں کے درمیان معطل شدہ مذاکرات دوبارہ شروع ہو سکتے ہیں۔ لیکن التشرین کے تبصرے سے دمشق کے سخت مئوقف کا پتہ چلتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ دمشق کو کسی بھی طرح جزوی سمجھوتے پر راضی نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ عربوں کی سرزمین کے ایک ذرے سے بھی دستبردار ہونے کو تیار نہیں ہو گا۔ اگر اسرائیل کا یہ خیال ہے کہ وہ شام کو خفیہ مذاکرات کے ذریعے اس کی سرزمین کے کسی ٹکڑے سے دستبردار ہونے پر راضی کر لے گا۔ جیسا کہ اس نے فلسطینیوں کے معاملے میں کیا ہے۔ اس کی سخت غلطی ہو گی۔ کیونکہ شام صرف دن کی روشنی میں مذاکرات پر یقین رکھتا ہے۔ شام کا پہلا اور آخری مئوقف یہی ہے کہ اسرائیل ۴ جون ۱۹۶۷ء سے پہلے کی سرحدوں پر پیچھے ہٹ جائے۔

پی ایل او / اسرائیل

فلسطینی تنظیم آزادی (پی ایل او) نے اسرائیل کو نوٹس دیا ہے کہ اگر القدس میں پی ایل او کے ادارے بند کر دیئے گئے تو یہ امن معاہدے کی خلاف ورزی سمجھی جائے گی۔ پی ایل او کے ایک سینئر عہدیدار فیصل الحسینی نے کہا کہ ہم موجودہ صورت حال میں کسی تبدیلی کو قبول نہیں کریں گے۔ اس نے کہا کہ القدس میں پی ایل او کا دفتر بدستور کھلا رہے گا۔ پی ایل او کے ایک اور عہدیدار نے تیونس میں کہا کہ اگر کوئی ایسی کوشش کی گئی تو وہ بڑی خطرناک ہو گی اس سے فلسطینیوں اور اسرائیل کا معاہدہ خطرے میں پڑ جائے گا۔

ادھر خود مختار فلسطینی علاقوں میں اس وقت جشن کا سا سماں تھا جب ہزاروں فلسطینی اسرائیلی جیلوں سے رہا ہو کر پہنچے۔ لوگوں نے ان پر پھول برسا کر ان کا خیر مقدم کیا۔

خود مختار فلسطینی علاقوں میں پولیس کو تنخواہوں کی ادائیگی کے بارے میں پی ایل او کے ایک عہدیدار نے کہا کہ سب کو تنخواہیں بر وقت ملیں گی۔ یاد رہے کہ اس سے قبل یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا تھا کہ خود مختار فلسطینی ریاست اپنے آغاز میں ہی مالی بحران کا شکار ہو جائے گی۔ پی ایل او کے ذرائع نے اطمینان دلایا ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں۔ رقم موجود ہے اور سب کو تنخواہ بروقت ملے گی۔

شمالی یمن / سفارتی محاذ

شمالی یمن کو یہ خطرہ لاحق ہے کہ کہیں اقوام متحدہ اس الگ ہونے والے جنوبی یمن کو علیحدہ ملک کے طور پر تسلیم نہ کرلے۔ اس لئے اس نے پوری کوشش کی کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اس ملک میں خانہ جنگی کے بارے میں کوئی منظم اور مربوط بحث نہ کرے۔ شمالی یمن نے اس سلسلے میں خاصی کوششیں کیں جو کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکیں اور بالآخر سلامتی کونسل نے یمن کے بارے میں ایک قرارداد پاس کرلی جس میں جنگ بند کرنے اور بات چیت سے معاملے کو سلجھانے کے لئے کہا گیا۔ پہلے تو شمالی یمن نے اس قرارداد کو مسترد کر دیا اور اسے اپنے ملکی معاملات میں مداخلت قرار دیا لیکن بعد میں اس نے اپنا مئوقف تبدیل کر لیا اور جنگ بندی کی خواہش ظاہر کی۔ اب تازہ صورت حال یہ ہے کہ خلیج کے پانچ عرب ممالک نے جنوبی یمن کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس میں سعودی عرب بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ یہ خبریں بھی ملی ہیں کہ مصر کے صدر حسنی مبارک بھی جنوبی یمن کے حامی ہیں۔

پانچ ہفتوں کی جنگ کے بعد دونوں اطراف اپنی کامیابیوں کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ تازہ حملہ جس میں عدن کے نواح میں واقع آئل ریفائنری کو نقصان پہنچا ہے جنوبی یمن کے خلاف شمالی یمن کی کامیابی سمجھا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ عمومی طور پر دونوں ملکوں کی افواج کی پوزیشنوں میں زیادہ فرق نہیں پڑا۔

شمالی یمن بدستور جنوبی یمن کو باغی قرار دے کر اپنے ملک کے اتحاد کی کوشش کر رہا ہے۔ جبکہ جنوبی یمن کا کہنا ہے کہ اس کا اعلان آزادی ناقابل تنسیخ ہے اور شمالی یمن کو اس کے علاقے سے اپنی فوجیں باہر نکال لینی چاہئیں۔ اور براہ راست جنوبی یمن سے بات چیت کر کے مسئلے کا حل تلاش کرنا چاہئے۔

۵۱ اسلامی ملکوں کی تنظیم (او آئی سی) نے کہا ہے کہ وہ شمالی اور جنوبی یمن میں صلح کروانے کے لئے اپنے نمائندے بھیجنے کو تیار ہے۔ تنظیم کے سیکرٹری جنرل مسٹر حامد الغابد نے کہا کہ ایسے مذاکرات جدہ میں ہو سکتے ہیں۔

روانڈا / بات چیت

روانڈا کی حکومت اور اس کے باغیوں کے درمیان پہلی بار ملاقات ہوئی جس میں روانڈا کی خانہ جنگی کو ختم کرنے پر غور کیا گیا۔ اس خانہ جنگی میں اب تک پانچ لاکھ افراد قتل ہو چکے ہیں۔ مذاکرات کا فوری مقصد جنگ بندی کا سمجھوتہ کرنا تھا تاکہ روانڈا کے عوام کی تکالیف دور کی جا سکیں اور ان تک امداد پہنچنے کا سلسلہ شروع ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ وہ باغیوں کی طرف سے خیر سگالی کے جذبہ پر یقین کرتا ہوں۔ اور اس کے سوا میں کر بھی کیا سکتا ہوں۔ باغیوں کی تنظیم کا نام روانڈن پیٹریاٹک فرنٹ یعنی روانڈا کے محب وطن لوگوں کا اتحاد ہے۔ جس وقت یہ بات چیت جاری تھی اس وقت دارالحکومت کیگالی میں توپوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

بعد کی اطلاعات کے مطابق باغیوں نے کیگالی پر قبضہ کر لیا ہے اور سرکاری فوج نے کیگالی سے ہٹ کر ایک اور قریبی شہر گیتاراما کو اپنا مرکز بنا لیا ہے اور اب باغی اس شہر پر اپنا دباؤ بڑھا رہے ہیں۔ یہ شہر کیگالی سے ۴۰ کلو میٹر دور ہے۔ اور حکومت نے یہ دیکھ کر کہ اب کیگالی ہاتھ سے نکلا جاتا ہے اپنا دارالحکومت گیتاراما میں منتقل کر لیا تھا۔

سوڈان / باغیوں پر بمباری

سوڈان کی حکومت کے ایک طیارے نے جنوبی سوڈان کے علاقے میں ایک قصبے نمولی پر پانچ بم گرائے مگر کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ اس قصبے کو باغیوں نے اپنا گڑھ بنایا ہوا ہے۔ یہاں پر ہزاروں افراد جنگ سے گھبرا کر آئے ہوئے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ بموں میں سے ایک ہوا ہی میں پھٹ گیا لیکن اس کے جو ٹکڑے زمین پر گرے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ سوڈان پیپلز لبریشن آرمی پر مشتمل باغیوں نے اپنے چھوٹے ہتھیاروں اور مشین گنوں سے حملہ کر کے طیارے کو نشانہ بنانے کی ناکام کوشش کی۔ سوڈان کی سرکاری فوجیں جنوب کی طرف سیدھی بڑھتی چلی آ رہی ہیں انہوں نے نمولی سے چالیس کلومیٹر دور ایک اور قصبے پاکیری پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ قصبہ بھی مہاجر باغیوں کا مرکز تھا۔ اگر نمولی کے قصبے پر حکومت نے قبضہ کر لیا تو باغیوں کی سپلائی لائن منقطع ہو جائے گی اور ان کو کینیا اور یوگنڈا کی طرف سے معمولی سے راستوں سے مدد حاصل کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہے گا۔ اس وقت نمولی کے قصبے میں ہزاروں مہاجرین جمع ہیں جو سرحد کے قریب باغیوں کا آخری گڑھ ہے۔

افغان صدر / امن تجاویز سے انکار

افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی اور ان کے دست راست احمد شاہ مسعود نے پاکستان کی وزارت خارجہ کا گیارہ نکاتی امن منصوبہ مسترد کر دیا ہے۔ یہ منصوبہ ایران سعودی عرب اور بعض دیگر ممالک سے مشورہ کے بعد تیار کیا گیا تھا۔ یہ تمام ممالک اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی کے اراکین ہیں۔

افغان مجاہدین سے تعلق رکھنے والے ذرائع نے بتایا ہے کہ پاکستان کی امن تجاویز عمومی طور پر وزیر اعظم حکمت یار کو منظور ہیں۔ وہ چند باتوں میں معمولی ترمیم چاہتے ہیں۔ اسی طرح رشید دوستم کو بھی تجاویز قبول ہیں لیکن صدر ربانی اور مسعود ان تجاویز کے حق میں نہیں ہیں۔

پاکستان کے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی جنہوں نے اپنے گیارہ نکاتی امن سمجھوتے کی کامیابی کا یقین دلایا تھا اور وہ اس پر عمل در آمد کے لئے کابل اور ملک کے دیگر حصوں میں موجود افغان لیڈروں سے ملنے کے لئے افغانستان کا دورہ کرنے والے تھے۔ لیکن اب شاید ان کو اپنا دورہ ملتوی کرنا پڑے۔ اور اس وقت کا انتظار کرنا پڑے گا کہ لڑنے والے فریقین عقل اور سمجھ سے کام لے کر کسی سمجھوتے پر آ جاتے ہیں۔

افغان ذرائع کا کہنا ہے کہ سردار آصف احمد علی کے دورہ افغانستان کا کوئی فائدہ نہ ہو گا اس کی وجہ بنیادی طور پر صدر ربانی کا جارحانہ رویہ ہے۔ صدر ربانی اور ان کے ساتھی احمد شاہ مسعود کو امید ہے کہ وہ بعض ممالک کی مدد سے کابل پر اپنا حملہ برقرار رکھیں گے یقینی طور پر ان ممالک میں پاکستان ایران یا سعودی عرب میں سے کوئی بھی شامل نہیں۔

تاہم صدر ربانی کے ساتھیوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ وہ اب تک سعودی عرب کی امداد پر

باقی صفحہ ۶ پر

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی

۳۸ ویں سالانہ تربیتی کلاس

اختتامی تقریب کی روداد

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی ۳۸ ویں سالانہ تربیتی کلاس کا اختتامی اجلاس ۱۲ مئی ۱۹۹۴ء کو صبح ۸ بجے منعقد ہوا۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کرسی صدارت پر رونق افروز تھے۔

تلاوت کے بعد مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے عہد دوہرایا۔ جس کے بعد دس لڑکوں کے ایک گروپ نے ترانہ احمدیت سنایا۔

کامیاب تربیتی کلاس اس کے بعد مکرم مسعود سلیمان صاحب ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس نے کلاس کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ مبارک اور کامیاب ترین تربیتی کلاس ۲۹۔ اپریل سے ۱۲ مئی تک منعقد ہوئی۔ امسال خداتعالیٰ کے فضل واحسان سے پاکستان کے ۳۳۔ اضلاع کی ۱۶۵ مجالس کی نمائندگی رہی گزشتہ سال کے ۴۸۷ طلباء کے مقابلے میں اس سال ۵۷۰ طلباء شامل ہوئے۔ گزشتہ سال ۳۹۔ اضلاع کی ۱۵۹ مجالس شامل ہوئی تھیں۔ طلباء کی روزانہ مصروفیات کا آغاز سوا تین بجے نماز تہجد کے لئے جاگنے سے ہوتا تھا۔ منتظمین تمام طلباء کو بیدار کرتے۔ فجر کی نماز کی ادائیگی کے بعد علماء سلسلہ درس دیتے۔ جس کے بعد ۱۵ منٹ کے لئے ورزش کروائی جاتی۔ تدریس کا آغاز ساڑھے سات بجے ہوتا جو ۳۰ منٹ کے ایک وقفہ کے سوا مسلسل ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہتی۔ دوران تدریس طلباء کو قرآن کریم ناظرہ' باترجمہ' حدیث' فقہ' کلام اور عربی بول چال کے علاوہ روزانہ نصف گھنٹے کے لئے تقاریر کی مشق کروائی جاتی۔ روزانہ خدام الاحمدیہ کے ایک مہتمم تشریف لاکر اپنے شعبہ کا تعارف کرواتے نماز عصر کے بعد روزانہ ایک عالم سلسلہ خطاب فرماتے جس کے بعد طلباء سوئمنگ کرتے یا کھیلوں میں حصہ لیتے عشاء کے بعد ایک مختصر سی مجلس سوال و جواب ہوتی اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا پروگرام ملاقات طلباء کو دکھایا جاتا۔ ایک دن ۵ مئی کو طلباء پکنک کے لئے یکو والی نہر گئے جہاں مختلف مزاحیہ خاکے اور دیگر آئٹمز پیش کئے گئے جمعہ کے روز طلباء کو مختلف گروپوں میں ربوہ کی اہم جگہوں کی سیر کروائی گئی۔ پکنک اور ربوہ کی سیر کے حوالے سے مضمون نویسی کا ایک مقابلہ بھی ہوا جس میں ۳۴ طلباء نے شرکت کی۔ کلاس کے آخر میں ایک مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں جید علمائے سلسلہ نے طلباء کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ طلباء کی دلچسپی کے لئے ایک مختصر کوئز پروگرام بھی منعقد کیا گیا۔ اور ایک تقریری مقابلہ ہوا۔ اس کے علاوہ دو ٹیموں کے درمیان ایک دلچسپ مباحثہ کروایا گیا۔ کلاس کا باقاعدہ آخری پروگرام بیت بازی کا تھا۔

کلاس کے دوران طلباء کی آراء اکٹھی کرنے کے لئے ایک سروے کیا گیا۔ امسال کی کلاس میں دو خاص باتیں نمازوں کا التزام اور طلباء کا ہر حال میں سچائی سے وابستہ رہنا تھا۔ تدریس کے اختتام پر تمام طلباء کا تحریری امتحان لیا گیا جس میں ۳۷۷ طلباء شامل ہوئے۔

مہمان خصوصی کا تعارف اس کے بعد مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کا تعارف پیش کیا گیا۔

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے ۱۹۴۵/۴۶ء میں اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی۔ ۱۹۵۵ء میں ایم اے ریاضی کرنے کے بعد بطور لیکچرر تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں خدمات انجام دینے لگے یہ سلسلہ ۱۹۷۴ء تک چلتا رہا۔ اس کے بعد کالج سے استعفیٰ دے کر آپ ناظر ضیافت بنے۔ ۱۹۸۲ء میں آپ کو وکیل اعلیٰ تحریک جدید مقرر کیا گیا کچھ عرصہ بعد آپ صدر مجلس تحریک جدید بھی مقرر ہوئے جس پر آپ تادم تحریر فائز ہیں۔ اس کے علاوہ آپ ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ بھی ہیں۔ ۱۹۷۳ء سے اب تک آپ افسر جلسہ سالانہ کے عہدے پر بھی کام کر رہے ہیں۔ ایک اور اہم اور گراں قدر عہدہ صدر منصوبہ بندی کمیٹی صد سالہ جوبلی منصوبہ کا تھا جس پر آپ ۱۹۸۷ء سے ۱۹۹۰ء تک مقرر رہے۔ اس سے قبل سیکرٹری کمیٹی منصوبہ بندی صد سالہ جوبلی منصوبہ پر بھی آپ کو مقرر کیا گیا تھا جس پر آپ ۱۹۷۳ء سے ۱۹۹۰ء تک فائز رہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر کے عہدہ پر آپ نے ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۳ء تک کام کیا اور صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے عہدہ پر ۱۹۸۲ء سے ۱۹۸۹ء تک اور پھر ۱۹۸۹ء سے تاحال صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کے عہدے پر فائز ہیں۔

آپ بحیثیت وکیل اعلیٰ اور اس سے قبل بطور صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ دنیا بھر کے ممالک کا دورہ کر چکے ہیں۔ یورپ' امریکہ افریقہ مشرق بعید آسٹریلیا وغیرہ درجنوں ممالک میں آپ تشریف لے جا چکے ہیں۔

اس کے بعد کلاس میں اہم پوزیشنیں لینے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ جس کے بعد صدر مجلس محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے طلباء سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا انسان میں تبدیلی کے لئے بعض اوقات ایک چھوٹی سی بات کافی ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ نے حضرت بانی سلسلہ کی بیان فرمودہ دس شرائط بیعت کا ذکر فرمایا اور طلباء کو نصیحت فرمائی کہ ان کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکھیں۔ اور ان شرائط میں اراکین جماعت احمدیہ سے جو توقعات وابستہ رکھی گئی ہیں ان پر پورا اترنے

باقی صفحہ ۶ پر

بقیہ صفحہ ۳

بخار تھا۔ کیا علاج کیا ہے آپ نے سن کر جواب دیا۔ بابا گرمی تھی۔ غسل کر کے اسے دور کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے نبض دیکھی تو بخار نہ تھا۔ اس طرح بخار تو اتر گیا۔ مگر نقاہت تھی۔ بیمار کا علاج بغیر دوا کے ہو گیا۔ مگر ڈاکٹر صاحب کو اس وقت تک چین نہ پڑا۔ جب تک فقیر کو اپنے گھر نہ لے آئے۔ سائیں جی جواب شاہ صاحب کہلاتے تھے۔ سید صاحب احمدی کے گھر میں آ کر رہنے لگے۔

قادیان کا سفر شاہ صاحب احمدی کے گھر پر تھے۔ اور یہ وہ وقت تھا جب سلطنت حیدر آباد میں گورنمنٹ ملازمین پر مذہب کی وجہ سے کوئی پابندی نہ تھی۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب کے مکان پر احمدیت کا چرچا دن رات رہتا تھا۔ شاہ صاحب بھی توجہ سے سنتے رہتے ایک دن ڈاکٹر صاحب سے پوچھا۔ سید صاحب یہ کیا معاملہ ہے۔ مجھے بھی بتاؤ۔ سید صاحب نے تمام بات رحمان شاہ کے گوش گذار کر دی۔ فقیر نے جونہی سنا کہ آسمان پنجاب کے گاؤں قادیان کی زمین کے قریب ہو گیا ہے۔ تو وہ بٹالہ کے پرگنے میں آنے والے زمیندار گورو کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا اشتیاق لے کر دکن سے روانہ ہو پڑے۔ اور دارالامان قادیان پہنچ کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیارت کی۔ دل تو نور ایمان سے منور تھا۔ آنکھیں بھی خدا نے بصیرت کے ساتھ مزین کی تھیں۔ اس لئے چہرہ انور کو دیکھتے ہی اپنی تمام آزادی بھول گئے۔ اور کشتہ مژگان ہو کر اپنے تئیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے غلام سمجھنے لگ گئے۔ اور سچے دل سے آمنا کہہ دیا مگر خیال آیا کہ بیعت تو ایک دفعہ پہلے فقیر سائیں کی بچپن میں کر چکا ہوں اور ان کا سجادہ نشین بھی بن گیا تھا۔ اب بیعت کی کیا ضرورت ہے۔ اس خیال میں چند روز گذرے۔ بیعت کرنے میں کشمکش تھی۔ کیا دیکھتے ہیں کہ رؤیا میں فقیر سائیں یعنی مرشد اول جو سب سے پہلے ملے تھے اور جنہوں نے اپنا قائمقام بنایا تھا۔ قادیان آئے اور کہتے ہیں بیٹا سورج کے سامنے ستاروں کی کیا ضرورت۔ پس ہماری بیعت کے باوجود ان کی بیعت کرو۔ فقیر سائیں کی نصیحت پر عمل ہوا۔ اور شاہ صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت میں شامل ہوئے۔ اور اپنے آقا سے رخصت لیکر دکن میں واپس تشریف لے آئے اور خدمت احمدیت اپنا فرض سمجھنے لگے۔

آپ کے آخری ایام یہ آپ کی زندگی میں ایک تغیر تھا۔ آزاد فقیر اب ایسا پابند معلوم ہوتا تھا جو دنیا کے تمام تفکرات سے آزاد تھا۔ وہ اب ایک فکر کا پابند ہے۔ جس کا اہل و عیال نہ تھا۔ اب ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کا کوئی گھر ہے اور گھر میں گھر والے ہیں۔ جن کی امداد شاہ صاحب پر واجب ہے۔ پیارے شاہ صاحب طبیب تھے جڑی بوٹیوں سے علاج کرتے تھے۔ خدا نے ان کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی۔ لوگ مفت دوائی کے عادی تھے۔ مگر تبدیل شدہ شاہ صاحب ہر مریض سے پوچھتے۔ بابا شفا ہونے پر کیا دو گے۔ مریض ایک منت مانتا گو اسے بہت تعجب ہوتا۔ مگر شفا ہونے پر جب نذر پیش ہوتی۔ تو شاہ صاحب فرماتے دیکھو بابا انگریزی ڈاکخانہ میں جاؤ ایک منی آرڈر فارم لو۔ اس پر لکھو "حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیان پنجاب" اور یہ نذر ہمارے مرشد کو بھیج دو۔ رحمان شاہ اپنے آخری دنوں میں اپنے چندے کی ادائیگی میں ایک نمونہ تھے۔ اور آزاد فقیر سائیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کے بعد ہر طرح پابند تھا۔ ان کا خاتمہ خدا نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غلامی پر کیا بچپن سے لے کر بڑھاپے تک ان کی قربانیاں خدا نے قبول کر لیں۔ جس غرض سے نماز سیکھی تھی۔ جس شوق سے خدا سے وصال حاصل کرنے کی تمنا ان کی زندگی میں تغیرات پیدا کرنے کا موجب ہوئی تھی۔ وہ شوق فصل کے بعد وصل سے تبدیل ہو گیا۔ احمدی ہو کر اپنے محبوب حقیقی سے وصال پا گئے۔ دکن کی سرزمین میں ان کا مقبرہ آئندہ فتوحات احمدیہ کا پیش خیمہ ہے۔ جو لوگ اس سچی داستان کو پڑھینگے ان کا ازدیاد ایمان ہو گا۔ اور میری درخواست ہے کہ وہ رحمان شاہ دکن کے لئے دعا کریں۔ الٰہی تو رحمان پر ہزار ہزار رحمتیں نازل کر اور میری بھی تائید کر۔ اور جو بیج آج بویا جا رہا ہے اس کو ثمرور کر۔ تا دکنی لوگ اس ثمر کو کھائیں اور احمدیت کی تعلیم سے بہرہ ور ہو کر خاتمہ بالخیر کی سعادت حاصل کریں۔

صوفی محمد اسحاق

آسٹریلیا کے قدیم باشندے
ABORIGINES

آسٹریلیا کے قدیم باشندے ایک خاص ہم جنس نسل سے تعلق رکھتے ہیں جو درج ذیل تین علاقوں میں پھیلی ہوئی ہے۔

(۱) پولی نیشیا-Polynesia-جونیوزی لینڈ ریسٹر لینڈ اور ہوائی کے جزائر پر مشتمل ہے۔

(۲) مجمع الجزائر Micro Nesia یعنی وہ جزیرے جو جنوبی بحرالکاہل میں نیوگنی کے شمال میں واقع ہیں۔

(۳) مجمع الجزائر میلانیشیا Melanesia جس میں آسٹریلیا- تسمانیہ اور پاپو انیو گنی شامل ہیں۔

علم الانسانیات کے ماہرین کا خیال ہے کہ یہ لوگ آج سے تقریباً ۳۰ ہزار سال قبل جنوبی ہندیا سیلون سے کسی اتفاقی انقلاب کے نتیجہ میں یہاں وارد ہوئے لیکن بعض دوسرے ماہرین کا خیال ہے کہ یہ لوگ جزیرہ نما ملایا سے یہاں سے آئے ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ پہلی یورپی آبادی کے وقت جو آسٹریلیا میں ۱۷۸۸ء میں قائم ہوئی ان کی آبادی تین لاکھ تھی۔ لیکن ۱۹۷۳ء کی مردم شماری کی رو سے ان کی آبادی آہستہ آہستہ کم ہو کر صرف ایک لاکھ تیس ہزار رہ گئی ہے اور اس کمی کی متعدد وجوہات ہیں اول ان کی شرح پیدائش ایک فی صد سالانہ سے بھی کم ہے۔

دوئم یورپین لوگوں کے مقابل پر ان کی شرح اموات ان سے ساڑھے تین گنا زیادہ ہے۔ جس کا باعث علاج معالجہ کی عدم سہولت ہے ماضی میں ان کی تعداد کم ہونے کا بہت بڑا سبب یہ تھا کہ یورپین لوگوں کی آمد پر ان کے ساتھ لڑائی میں آبادی کا ایک کثیر حصہ مارا گیا۔

رہائش آسٹریلیا میں ان کی اکثریت ایسے علاقوں میں رہتی ہے جو ان کے لئے حکومت آسٹریلیا نے مخصوص کر دیئے ہیں۔ اور یہ علاقے جنہیں انگریزی میں Reserve کہتے ہیں۔ آسٹریلیا کے شمال مغرب میں اور شمال میں واقع ہیں۔ انگریزی میں موخرالذکر علاقہ کو Northern Territories کہا جاتا ہے۔ اور اس موخرالذکر علاقہ میں ان کی آبادی بیس ہزار ہے۔ تسمانیہ میں ۱۸۷۶ء میں یہ تمام قدیم باشندے ختم ہو چکے تھے۔

شہری حقوق آسٹریلیا میں ایک عرصہ دراز تک ان سے نسلی امتیاز کا سلوک روا رکھا گیا لیکن ۱۹۶۳ء میں ان کے ساتھ نسلی امتیاز کے تمام قوانین ختم کر دیئے گئے اور ان کو مکمل شہری حقوق دیئے گئے اور صوبائی اور مرکزی حکومتوں کے انتخابات میں انہیں ووٹ کا حق دے دیا گیا۔ سوائے صوبہ کوئنز لینڈ کے جہاں ان کو مکمل شہری حقوق ابھی تک حاصل نہیں ہیں۔ اور جہاں تک حق ملکیت کا سوال ہے تو وہ انہیں صرف صوبہ وکٹوریہ میں حاصل ہے۔

امتیازی خصوصیات یہ لوگ عموماً "دراز قد' پتلے' سیاہ فام اور لمبے سیاہ بالوں والے ہوتے ہیں ان کے خون کا گروپ خاص اپنی نوعیت کا علیحدہ گروپ ہے۔ دھاتوں اور زراعت کا انہیں کوئی علم نہیں ہے۔ یہ لوگ خانہ بدوش زندگی بسر کرتے ہیں اور جب کسی ایک جگہ رہ کر اکتا جاتے ہیں تو کسی دوسری جگہ ہجرت کر جاتے ہیں آباد ہو کر کسی جگہ نہیں رہتے۔ شروع شروع میں یہ لوگ دوسری نسل کے لوگوں سے شادی نہیں کرتے تھے لیکن بعد ازاں یہ طریق کچھ ڈھیلا پڑ گیا اور انہوں نے غیروں میں شادیاں شروع کر دیں جس کے نتیجہ میں ان کی مخلوط نسل کی تعداد تقریباً ان کی مجموعی تعداد کا نصف ہو گئی جو یورپی آبادی میں مل جل گئے تھے لیکن ان پر پھر ایک رد عمل پیدا ہوا اور اب یہ مخلوط نسل کے لوگ جو خاصے تعلیم یافتہ اور مختلف فنون میں تربیت حاصل کر چکے ہیں۔ اختلاط نسل سے از سر نو متنفر ہو کر اپنی اصلیت کو پھر قائم کرنا چاہتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یورپی آبادی کے پہلے میل جول کے وقت ان قدیم باشندوں کے کوئی ۵۰۰ کے لگ بھگ قبیلے تھے جو ۲۶۰ زبانیں بولتے تھے اس وقت آسٹریلیا کی آبادی ۲۶ کلومیٹر میں ایک کس کے حساب سے تھی جو زیادہ تر زرخیز علاقوں میں تھی۔ اور بنجر علاقوں میں نہ ہونے کے برابر۔

تہذیب و تمدن ان کا تہذیب و تمدن بہت ہی سادہ ہے پتھر کے اوزار نیزہ لاٹھی اور پھینکی جانے والی لکڑی جسے Boomrang کہا جاتا ہے اس کے علاوہ Tray ٹوکریاں اور دھاگے کے بنے ہوئے تھیلے بھی یہ بناتے ہیں۔ خفیہ سوسائٹیاں عام ہیں جن میں داخلہ کے لئے بہت خرچ کرنا پڑتا ہے اور بہت سی پیچیدہ رسوم بھی ادا کرنی پڑتی ہیں ان کے کئی ایک تہوار ہیں علم الانسانیات کے ماہرین کا خیال ہے کہ ان کے تمدن پر انڈونیشیا کی چھاپ نظر آتی ہے۔ کپڑے اور مکان بالکل نہ ہونے کے برابر ہیں۔

مذہب ان کے مذہب کی بنیاد کہانیوں اور خوابوں پر ہے اور یہ نئی نسل کو سمعی اور بصری طریق سے سکھایا جاتا ہے۔ ناچ بھی اس میں شامل ہے۔

معاشرت معاشرتی طور و طریق بالخصوص رشتہ داری اور شادی بیاہ وغیرہ کے معاملات بہت ہی پیچیدہ ہیں۔

قبائلی نظام قبائلی سرداری نظام صرف ان مردوں کی خونی میراث ہے جنہیں قبائلی رسم و رواج کا پورا علم ہوتا ہے اور اس کے لئے آئندہ بننے والے سرداروں کے جسموں پر کچھ مخصوص نشان لگائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ آئندہ ہونے والے سرداروں میں جو خوبیاں دیکھی اور پرکھی جاتی ہیں ان میں دعوتوں میں انتظامی صلاحیت و قابلیت قبائلی نظام کا علم اور لڑائی میں بہادری دکھانا شامل ہے۔

غذا غذا مہیا کرنے والی فصلوں میں کیلا کھوپرا اور یام ہیں جس کے علاوہ شکر قندی بھی ہے جو اغلباً امریکہ سے یہاں لا کر کاشت کرنی شروع کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں جنگلی سبزیاں' پھل اور شکار سے بھی یہ غذا حاصل کرتے ہیں۔

گھریلو جانور گھریلو جانوروں میں کتا سور اور مرغ ہیں جو سب کے سب جنوب مشرقی ایشیا کی پیداوار معلوم ہوتے ہیں۔

پیشے ان کا پیشہ کوئی خاص نہیں ہے ہاں کچھ مویشی فارموں پر گلہ بانی کا کام کرتے ہیں اور کچھ پولیس کے لئے کھوجیوں کا کام بھی کرتے ہیں ان میں بہترین گروپ (Aranda) ہے۔

خط و کتابت ان کی کوئی لکھی یا پڑھی جانے والی زبان نہیں ہے۔ ہاں جب کوئی پیغام کسی جگہ پہنچانا ہوتا ہے تو بعض لکڑیوں پر خاص قسم کے کچھ نشانات لگا دیئے جاتے ہیں جن کو دیکھ کر قبائلی سردار پہچان لیتے ہیں کہ کیا پیغام ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

کی کوشش کریں۔

محترم چوہدری صاحب نے تیسری شرط بیعت میں بیان فرمودہ ارشادات کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا اس میں جو اہم باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ روزانہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کی جائے اور نوافل کی ادائیگی کا حتی الوسع التزام کیا جائے۔ دوسری بات اس میں یہ کہی گئی کہ نماز تہجد ادا کی جائے۔ تیسری بات یہ ہے کہ روزانہ استغفار کیا جائے۔ اور چوتھی بات یہ ہے کہ روزانہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کر کے اللہ کی تسبیح و تحمید کی جائے۔

اس کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے دعا کرائی اور اس طرح سے یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی۔

بقیہ صفحہ ۴

بھروسہ کئے ہوئے ہیں حالانکہ یہ موجودہ حالات میں بہت ہی کم ہے۔ پاکستان نے جو تجاویز بھیجی ہیں ان میں افغانستان میں ایک ایسی مرکزی حکومت کا قیام ہے جس کو تمام فریقوں کی منظوری حاصل ہو۔

یہ گیارہ نکات درج ذیل ہیں۔

۱۔ صدر ربانی اور وزیر اعظم حکمت یار دونوں اپنے عہدے چھوڑ دیں۔

۲۔ ملک کا نظام چلانے کے لئے ایک غیر جانبدار مرکزی حکومت قائم کی جائے۔

۳۔ تمام ملک میں ہر قسم کی جنگ فوری طور پر بند کر دی جائے۔

۴۔ کابل اور اس کے گردو نواح سے ہر قسم کا اسلحہ اور مسلح افراد کو ہٹا لیا جائے۔

۵۔ کابل کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

۶۔ کابل سے فوجی اور اسلحہ نکالنے کے کام کی نگرانی اقوام متحدہ کے افسران کریں۔

۷۔ مہاجروں کو فوری طور پر واپس بلا کر ان کی آبادکاری کا کام تیز کیا جائے۔

۸۔ ہمسایہ اور دیگر ممالک افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کی یقین دہانی کرائیں۔

۹۔ تمام افغان گروپوں کی طرف سے مساوی تعداد میں اراکین نامزد کر کے ان کا کوئی جرگہ بلایا جائے۔

۱۰۔ تمام سڑکوں اور ہوائی اڈوں کو کھول دیا جائے اور امدادی سامان بلا روک ٹوک آنے دیا جائے۔

۱۱۔ تمام پارٹیوں کے درمیان اندازاً آئندہ چھ ماہ کے اندر اندر عام انتخابات کرانے پر اتفاق کر لیا جائے۔

باور کیا جاتا ہے کہ صدر ربانی اپنی موجودہ پوزیشن سے مطمئن ہیں کیونکہ حکمت یار اور رشید دوستم کوشش کے باوجود کابل پر قبضہ نہیں کر سکے۔ بعض بیرونی عناصر کی شہ پر وہ یہ امن منصوبہ قبول کرنے پر تیار نہیں۔ صدر ربانی کے ساتھیوں نے اس وقت ان تجاویز پر غور کرنے سے انکار کر دیا ہے جب تک حکمت یار رشید دوستم سے الگ نہ ہو جائے اور اپنے تمام حملے بند نہ کر دے۔

ترکی عراقی تیل استعمال کرنا چاہتا ہے

ترکی نے مبینہ طور پر اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ وہ اس عراقی تیل کی قیمت کا ۳۰ فیصد اقوام متحدہ کو ادا کرے گا جو پائپ لائنوں میں موجود ہے اور جسے ترکی' امریکہ کے اعتراضات کے باوجود نکالنا چاہتا ہے۔ یاد رہے کہ عراق کا تیل ترکی کے راستے پائپ لائنوں کے ذریعے برآمد کیا جاتا تھا لیکن ۱۹۹۰ء سے اقوام متحدہ کی طرف سے پابندیوں کے عائد کئے جانے کے بعد ترکی نے اس تیل کی برآمد روک دی۔ عراق کی بار بار کی درخواستوں کے باوجود تیل برآمد کرنے کی اجازت نہیں ملی۔

مڈل ایسٹ اکنامک سروے نے جو تیل برآمد کرنے کی انڈسٹری کا با اثر اخبار ہے یہ خبر دیتے ہوئے بڑا محتاط رویہ اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس بات کو حتمی نہ سمجھا جائے۔ ابھی اس پر بات چیت کے مراحل طے ہونے باقی ہیں۔ اس بارے میں جو بھی سمجھوتہ ہو گا وہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی منظوری سے نافذ العمل ہو گا۔

اگرچہ خلیج کی جنگ میں ترکی عراق کا بہت بڑا مخالف تھا اور عراق کی تباہی میں ترکی کا کردار بہت اہم ہے۔ لیکن حالیہ برسوں میں اب ترکی اس کوشش میں ہے کہ بغداد کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر کرے۔ اس نے یہ تجویز پیش کی ہے ۵۱۰ میل (۸۰۰ کلومیٹر) لمبی دوہری پائپ لائنوں میں جو تیل ہے اسے نکالا جائے۔ یہ پائپ لائن شمالی عراق کے علاقے کرکوک کے تیل کے چشموں سے ترکی کے جیہان ٹرمینل تک جاتی ہے۔

ان پائپ لائنوں میں موجود تیل کو ترکی اپنی خراب معیشت کی اصلاح کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے اس کا دعویٰ ہے کہ اس پائپ لائن کو بند کرنے سے اسے اب تک ۲۰ ارب ڈالر کا نقصان ہو چکا ہے ان پائپ لائنوں میں اندازاً ۱۱ سے ۱۳ ملین بیرل تیل موجود ہے۔ جس کی قیمت کا اندازہ ۲۰۰ ملین ڈالر لگایا گیا ہے اس میں ۸-۹ ملین بیرل ترکی کے علاقے میں ہیں اور قانونی طور پر یہ ترکی کی ملکیت ہے۔ اور ۳ سے ۴ ملین عراقی سائڈ پر ہیں۔

امریکہ اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے دیگر رکن ممالک اس تجویز کی مخالفت کر رہے ہیں۔ حالانکہ ترکی نے یہ بھی کہا ہے کہ عراق کو اس سے کوئی مالی فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔ ترکی نے کہا ہے کہ وہ اس تیل کو اپنی ملکی ضروریات کے لئے استعمال کرے گا۔ اور عراق کو انسانی بہبود کی امداد کے طور پر صرف وہ حصہ دے گا جس کی موجودہ پابندیوں کے باوجود اجازت ہے۔ اور کچھ حصہ ترکی کے قرضوں کی واپسی میں صرف ہو گا۔

اس تنازعے کے بعض دیگر سیاسی پہلو بھی ہیں۔ عراق اس کوشش میں ہے کہ وہ اپنے مخالف امریکہ کے اتحادیوں کو توڑے اور اقوام متحدہ کے پابندیوں میں کچھ نرمی پیدا کرائے۔ امریکہ اور ترکی کے تعلقات پہلے ہی سرد مہری کا شکار ہیں۔ کیونکہ امریکہ نے ترکی کی امداد میں اس لئے کمی کر دی ہے کہ وہاں پر انسانی حقوق کا معیار امریکہ کی تسلی کے مطابق نہیں ہے۔ ترکی نے نیٹو کا رکن ہونے کے باوجود یہ دھمکی دی ہے کہ وہ امریکہ برطانیہ اور فرانس کے جنگی طیاروں کو اپنی سرزمین استعمال کرنے سے روک دے گا۔ امریکہ ترکی پر یہ بھی دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ قبرص کو دوبارہ متحدہ کر دے یاد رہے کہ ترکی نے ۱۹۷۴ء میں قبرص پر حملہ کر کے اس کے ترک حصہ کو آزاد کرا کے علیحدہ کر دیا تھا اب وہاں پر مسلمان حکومت قائم ہے۔

چین / آندھیاں

چین نے اپنے ملک میں بڑی تعداد میں جنگل اگا کر آندھیوں کو شکست دے دی ہے۔ گذشتہ چالیس سال کے عرصے میں چین میں شجرکاری کی زبردست مہمیں چلائے جانے کے نتیجے میں اب وہ آندھیاں بند ہو گئی ہیں جو آئے دن بڑے شہروں کو گرد و غبار میں نہلا دیا کرتی تھیں۔

چین نے ۳۰ کروڑ درختوں کی جو عظیم سبز دیوار تعمیر کی ہے اسے بیسویں صدی میں موسموں کو تبدیل کرنے کی سب سے کامیاب انسانی کوشش کہا جا رہا ہے۔ یہ بات جیو فزیکل ریسرچ لیٹرز واشنگٹن نے لکھی ہے۔

بتایا گیا ہے کہ چین میں درخت لگانے کی ان کامیاب مہموں سے ہوا صاف ہوئی ہے۔ علاقے میں اب چیزیں صاف نظر آتی ہیں۔ انسانی تکالیف میں کمی ہوئی ہے۔ زراعت اور ٹرانسپورٹ میں بہتری واقع ہوئی ہے۔

چین کے منگولین بارڈر پر صحرائے گوبی سے گرد و غبار کے طوفان اٹھا کرتے تھے اسی طرح چین کے جنوب میں تاک لیمن صحرا میں سے بھی گرد کے بادل اٹھا کرتے تھے۔ یہ گرد و غبار کافی عرصے تک چین کے شہروں کو گرد آلود رکھا کرتے تھے۔ گرد کے یہ طوفان' جاپان' کوریا' بحر الکاہل کے جزائر ہوائی بلکہ الاسکا سے بھی دیکھے جاتے تھے۔

چین نے ایک منصوبہ بنایا جس کے تحت صحرا کے بارڈر پر ہزاروں لاکھوں درخت لگانے کا کام شروع کیا گیا۔ یہ سلسلہ ۱۹۵۰ء کی دہائی میں شروع ہوا۔ اس نے ہزاروں میل دور دور تک چین کا منظر بدل کر رکھ دیا۔ چین کا دارالحکومت جو کہ اس جگہ سے ۳۰۰ میل دور ہے۔ یہاں پر گرد و غبار کے طوفانوں میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔

جرمنی / بے روزگاری میں کمی

جرمنی جہاں ایک سال قبل بے روزگاری میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا اب وہاں پر بے روزگاروں کی تعداد ساڑھے تین ملین سے کم ہو کر ۵۰ ہزار رہ گئی ہے۔ بے روزگاروں کی تعداد میں کمی کا جائزہ دوسری دفعہ سامنے آیا ہے۔ جبکہ جنوری میں یہ تعداد دوسری جنگ عظیم کے بعد سب سے زیادہ ہو گئی تھی۔ یعنی ۴ لاکھ۔

فرینڈز کی بندش

سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے اس خبر کی تصدیق کی ہے وہ اپنی تنظیم فرینڈز کے تمام دفاتر بند کر رہے ہیں۔ دو سال قبل اس تنظیم کا احیاء کیا گیا تھا جس کا مقصد ریسرچ تھا۔ انہوں نے کہا کہ فرینڈز کے دفاتر ملک کے بڑے بڑے شہروں میں موجود ہیں لیکن وہ معیاری سطح کی ریسرچ کے نمونے پیش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ دو ماہ کے بعد فرینڈز کا دوبارہ اجراء کیا جائے گا۔ لیکن اس سے پہلے فرینڈز کی تنظیم میں مناسب تبدیلیاں کی جائیں گی۔ سابق آرمی چیف نے جو اب سیاست میں آ چکے ہیں کہا ہے کہ یہ تنظیم ایک صاف و شفاف تنظیم تھی۔ اور یہ مسلم دنیا میں اپنی طرز کی واحد تنظیم تھی ہمارے اکاؤنٹ واضح ہیں۔ ان میں کوئی بات خفیہ نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگ خیال کرتے تھے۔ ہمارا کام سینکڑوں پاکستانیوں کے عطیات سے چلتا تھا اور اکثر اوقات ہم مالی مشکلات کا شکار رہتے تھے۔

ضروری اعلان

O قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان / موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا۔ (آمد از کرایہ مکان' دوکان' زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ ۱

ہمارا رب صمد اور غنی ہے اسے کسی شخص کی اور کسی شے کی احتیاج نہیں لیکن ہم ہر آن اور ہر لحظہ اس کے محتاج ہیں۔ کوئی چیز بھی تو اس دنیا میں ایسی نہیں جو اس کے فضل کے بغیر حاصل کی جا سکتی ہو۔ جب تک آسمانوں سے اس کا فیصلہ نہ ہو۔ اس وقت تک نہ کوئی عزت مل سکتی ہے نہ کوئی رتبہ پایا جا سکتا ہے۔ نہ مال ملتا ہے۔ نہ خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔ یہ حقیقی عزتیں اور وہ اموال جو بھلائی اور خیر کا موجب بنتے ہیں وہ جتھہ اور خاندان جس سے انسان حقیقی مسرتیں حاصل کرتا ہے۔ یہ حقیقی عزتیں اور مسرتیں اسی کو ملتی ہیں جو خود کو بے مایہ اور نیست سمجھے اور ہر چیز کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا احساس پیدا کرے اور ہر نعمت میں اس کے پیار کا جلوہ اسے نظر آئے۔

(از خطبہ ۱۵- جنوری ۱۹۷۱ء)

ہومیوپیتھک کتب و ادویات

دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں' تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً

- جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
- جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
- خالی شیشیاں و ڈراپرز •
- اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵% خصوصی رعایت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
- ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ اسی طرح انگلش میں ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر لطیف ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 04524-771
04524-211283
فیکس: (92-4524) 212299

خبریں

ربوہ : 11- جون-1994ء
رات بارش ہونے سے موسم خوشگوار ہو گیا۔ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ بارش سے پہلے درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 45 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی حکومت نے نیا بجٹ پیش کر دیا ہے اس میں سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ۷۷-۲۔ اشیاء پر سیلز ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ گیس کے نرخ بڑھا دیئے گئے ہیں۔ گریڈ ایک سے ۱۶۔ تک کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں ۳۵ فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جبکہ اس سے اوپر کے افسران کی تنخواہوں میں اس سال ۲۰ فیصد اضافہ کیا گیا ہے جبکہ اگلے سال مزید ۱۵۔ فیصد اضافہ کیا جائے گا۔ تمام فوجیوں کی تنخواہوں میں اس سال ہی ۳۵ فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ۳ کھرب ۸۵۔ ارب کے بجٹ میں ساڑھے ۴۵۔ ارب کا خسارہ ہے۔

○ وفاقی بجٹ کے بارے میں فوری تاثر یہ ہے کہ حکومت نے اپوزیشن کو حیران کر کے رکھ دیا ہے۔ اپر کلاس کے صنعتکاروں کی تنظیم چیمبر آف کامرس اور لاہور سٹاک ایکسچینج کے عہدیداروں نے ابتدائی ردعمل میں بجٹ کو سراہا ہے۔ اور روپیہ کے قابل انتقال ہونے اور سٹاک ایکسچینج کو عالمی سٹاک ایکسچینج سے منسلک کرنے کے فیصلے کی تعریف کی ہے۔ ان تنظیموں میں عرصہ دراز سے نواز شریف کے حمایتی جیت رہے ہیں۔

○ حکومت نے بجٹ میں پٹرول کی قیمتوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا اس کے علاوہ بجلی اور فون کی شرح میں بھی کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ کوئی ایسا اقدام نہیں کیا گیا جس کا اثر فوری طور پر ظاہر ہو۔

○ بجٹ اجلاس شروع ہوا تو سپاہ صحابہ کے اعظم طارق نے بولنے کی کوشش کی لیکن سپیکر نے انہیں اس کی اجازت نہ دی۔ اس پر تھوڑی دیر کے لئے شور شرابا ہوا۔ اس پر سپیکر نے خزانہ کے وزیر مملکت مخدوم شہاب الدین کو بجٹ پیش کرنے کے لئے کہا۔ جنہوں نے اپوزیشن کے ابتدائی شور شرابے کے باوجود بڑے اعتماد سے اپنی تقریر شروع کی۔ اس پر شور شرابہ ماند پڑ گیا۔

○ بجٹ تقریر براہ راست ریڈیو ٹی وی پر نشر نہیں کی گئی۔ ٹی وی پر خبروں سے عوام کو بجٹ کا پتہ چلا اس کے بعد ان کی تقریر کی ریکارڈنگ نشر کر دی گئی۔

○ بجٹ میں برآمدات کو فروغ دینے کے لئے رقم میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ زرعی جائیداد پر دولت ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ صوبوں مالیاتی اداروں اور بلدیاتی اداروں کے ترقیاتی قرضے کم کر دئے گئے ہیں۔ دفاع کے لئے ایک کھرب ۸۵ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کل بجٹ کا ۳۴ء۵ فیصد ہیں۔ ریلوے کی گرانٹ میں ۸ء۶ فیصد کمی کر دی گئی ہے۔ ترقیاتی منصوبوں پر ۱۵۔ ارب ۲۴ کروڑ روپے زیادہ خرچ ہونگے۔ بجٹ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت کے اقدامات کے نتیجے میں قرضوں کے سود کی ادائیگی پر ۱۸۔ ارب روپے کی بچت کر لی گئی ہے۔ پیپلز ورکس پروگرام کے لئے ۳۔ ارب روپے اور تعمیر سندھ کے لئے اڑھائی ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

○ بجٹ تقریر میں بتایا گیا ہے کہ آئندہ سال ٹیلی فون کی ۲ لاکھ نئی لائنیں بچھائی جائیں گی۔ ۳۶ قصبوں اور شہروں کو ڈائرکٹ ڈائلنگ کے نظام سے منسلک کیا جائے گا۔

○ آئندہ مالی سال میں بیرونی وسائل کا تخمینہ ۸۲۔ ارب ۳۹ کروڑ ۷۳ لاکھ روپے لگایا گیا ہے جو گذشتہ سال کے بجٹ کے مقابلے میں ۱۳ء۵ فیصد زیادہ ہے۔

○ حکومت نے کھاد پر سبسڈی ۵۵ فیصد تک کم کر دی ہے۔ یہ فیصلہ آئی ایم ایف اور عالمی بینک کی ہدایت پر کیا گیا ہے۔

○ یکم جولائی سے پورے ملک میں نجی کسان بینک سکیم شروع کی جائے گی جس سے کاشتکاروں کو قرضے حاصل کرنے میں بہت آسانی ہو جائے گی۔

○ بی بی سی نے بجٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ پاکستان پر غیر ملکی قرضوں کا بوجھ ۴۰۔ ارب ڈالر ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو پولیس کی رکاوٹیں توڑ کر کراچی سے لاڑکانہ چلے گئے۔ راستے میں جگہ جگہ خطاب کیا سفر کے دوران بہت سی گاڑیاں اور لوگ قافلے میں شامل ہوتے گئے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عین بجٹ کے موقع پر ملک بھر میں شدید گرمی کے بعد باران رحمت کا نزول بتاتا ہے کہ بجٹ کو تائید خداوندی حاصل ہوئی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بجٹ مایوس کن ہے غریبوں پر مزید مہنگائی کا بوجھ لاد دیا گیا ہے۔ کیا یہ انسان نہیں۔ انہوں نے کہا دیہاڑی دار مزدور کا کیا بنے گا۔ حکومت نے ان کے بارے میں کیا سوچا ہے یہ نہیں بتایا گیا۔

○ حزب اختلاف کے اراکین نے بجٹ کو ایک سخت نامکمل اور امیر آدمی کا بجٹ قرار دیا ہے تاہم کچھ ارکان نے اسے کسی حد تک قابل قبول بجٹ قرار دیا ہے۔ ڈپٹی اپوزیشن لیڈر مسٹر گوہر ایوب خان نے کہا کہ یہ ہوائی چپل بجٹ ہے اس میں ایسی کوئی چیز نہیں جس سے غریب اور چھوٹے کاشتکاروں کو فائدہ ہو۔ عوام کو اس سے کچھ سمجھ نہیں آئی۔ بعض اراکین نے کہا کہ یہ بجٹ نہیں الیکشن تقریر تھی اب منی بجٹ کی بجائے سی بی آر بجٹ آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ بی بی اصل بجٹ جون کے بعد پیش کرنے کی عادی ہیں۔ یہ بجٹ مایوس ذہن کی پیداوار ہے۔ ہر پاکستانی پر ٹیکسوں کا بوجھ لاد دیا گیا ہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم نے امیر آدمی پر ٹیکس لگائے ہیں۔ عام آدمی کے زیر استعمال اشیاء پر ٹیکس نہیں لگائے گئے۔ یہ مزدوروں اور کسانوں کا بجٹ ہے اس بجٹ کے اچھے پہلو آہستہ آہستہ سامنے آئیں گے۔ ابھی یہ بجٹ سخت دکھائی دے گا۔

○ وزیر مملکت برائے خزانہ مخدوم شہاب الدین نے بجٹ کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اقتصادی استحکام اور ٹیکسوں کے نظام میں اصلاحات کے پیکیج کا اعلان کیا۔ اور بتایا کہ منی بجٹ نہیں آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ ترقیاتی اخراجات میں گذشتہ سال کی نسبت ۲۲ فیصد اضافہ کیا گیا ہے اس سے ملکی پیداوار میں اضافہ ہو گا۔

○ بوسنیا میں جنگ بندی کا اعلان ہو گیا ہے۔ تاہم اس کے باوجود جنگ کی خبریں مل رہی ہیں۔

○ صدر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ محرم کے دوران گڑبڑ کرنے والے عناصر سے سختی سے نمٹا جائے گا۔ پڑوسی ملک کی طرف سے سازش کی رپورٹیں حکومت کو مل گئی ہیں۔

○ رویت ہلال کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ یوم عاشورہ محرم ۲۱۔ جون کو ہو گا۔

○ حکومت پنجاب نے وفاقی بجٹ سے اگلے روز دو ارب ۵۰ کروڑ روپے کا فاضل بجٹ پیش کیا اس میں ۳۰ کروڑ کے نئے ٹیکس لگائے گئے ہیں۔ تعلیم کے شعبہ میں ۲۶ء۱۷ فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ ۴۳ ہزار نئی آسامیاں پیدا کی جائیں گی۔ صنعتی کارکنوں کے لئے ۲۸ کالونیاں بنیں گی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ وہ ۱۵۔ جون کو ۱۵۰۔ صحافیوں کو ساتھ لیکر ڈیرہ غازی خان جائیں گے اگر صدر صاحب مناسب سمجھیں تو وہ بھی آ جائیں۔

○ پاک فوج کے میجر کلیم الدین کو اغوا کرنے ان پر تشدد کرنے کے الزام میں ایم کیو ایم کے الطاف حسین اور ان کے ساتھیوں کو ۲۷، ۲۷ سال قید کی سزا سنا دی گئی ہے۔ دیگر ملزمان میں ایم کیو ایم کے جنرل سیکرٹری عمران فاروق اور سلیم شہزاد سمیت دیگر ۱۹۔ ملزمان شامل ہیں۔ میجر کلیم کو ان کے تین ساتھیوں سمیت اغوا کر کے تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

ہر قسم کے فرج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے۔

برکت علی الیکٹرانکس

شہنشاہ پلازا۔ چاندنی چوک
مری روڈ۔ راولپنڈی
فون: 420958

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
5 . 6 . 7
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
بحوالہ الشافی
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
پر امید واحد علاجگاہ

اقصیٰ چوک ربوہ
فون 212385

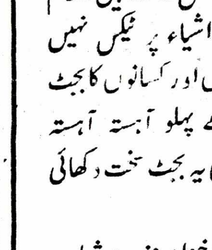

☎ 218527
222

ملتان میں ہر ماہ کی (25) تا (28) تاریخ کو
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
12 تا 15
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں۔